احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

جمعہ | 5-جون 1998ء

روزنامہ الفضل ربوہ

CPL 61

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

213029

جمعہ 5 جون 1998ء 9 صفر المظفر 1419 ہجری 5 احسان 1377 ہش | جلد 48-83 نمبر 118

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"تقویٰ کے بہت سے اجزاء ہیں۔ عُجب[1]، خود پسندی، مال حرام سے پرہیز اور بداخلاقی سے بچنا بھی تقویٰ ہے۔ جو شخص اچھے اخلاق ظاہر کرتا ہے۔ اس کے دشمن بھی دوست ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ (بری باتوں کو ایسی باتوں سے دور کرو جو نہایت خوبصورت ہوں)

اب خیال کرو کہ یہ ہدایت کیا تعلیم دیتی ہے؟ اس ہدایت میں اللہ تعالیٰ کا یہ منشاء ہے کہ اگر مخالف گالی بھی دے، تو اس کا جواب گالی سے نہ دیا جائے بلکہ اس پر صبر کیا جائے۔ اس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ مخالف تمہاری فضیلت کا قائل ہو کر خود ہی نادم اور شرمندہ ہو گا اور یہ سزا اس سزا سے بہت بڑھ کر ہو گی جو انتقامی طور پر تم اس کو دے سکتے ہو۔ یوں تو ایک ذرا سا آدمی اقدام قتل تک نوبت پہنچا سکتا ہے، لیکن انسانیت کا تقاضا اور تقویٰ کا منشاء یہ نہیں ہے۔ خوش اخلاقی ایک ایسا جوہر ہے کہ موذی سے موذی انسان پر بھی اس کا اثر پڑتا ہے۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 50)

[1] تکبر

تمام پاک اعتقادات اور صالح اعمال کا نام تقویٰ ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

(کلام الٰہی) میں جس قدر زور تقویٰ اختیار کرنے پر دیا گیا ہے اتنا کسی اور حکم کے متعلق نہیں دیا گیا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ تقویٰ کسی ایک نیک بات یا پاک اعتقاد یا صالح عمل کا نام نہیں بلکہ تمام اعمال کی کیفیت کا نام ہے۔ تمام نیک اقوال کی کیفیت کا نام ہے۔ تمام پاکیزہ اعتقادات جو رکھے جاتے ہیں ان کی کیفیت کا نام ہے۔ اس کا تعلق ہر قول اور ہر اعتقاد اور ہر فعل کے ساتھ ہے جو صالح ہو۔ نیک اور پاک ہو۔ شروع میں اللہ تعالیٰ نے سورۃ بقرہ میں (۔) بڑے زور کے ساتھ اس طرف متوجہ کیا۔ یہ بیان کرنے کے بعد کہ الکتاب تم پر نازل کی جا رہی ہے جس کے اندر کوئی ریب راہ نہیں پا سکتا۔ ایک کامل اور مکمل ہدایت نامہ جس کے بغیر ہم حقیقی معنی میں نہ دنیوی ارتقائی منازل طے کر سکتے ہیں نہ روحانی بلندیوں تک پہنچ سکتے ہیں وہ (۔) اللہ تعالیٰ کی طرف سے دیا جا رہا ہے۔ الکتاب اور لاریب فیہ اس کی صفات ہیں لیکن ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا کہ (۔) ایک ہدایت نامہ ایک نہایت ہی حسین تعلیم، ایک ایسی دینی تعلیم جو زمین کی پستیوں سے اٹھا کر آسمانوں کی بلندیوں تک پہنچانے والی ہے تمہارے ہاتھ میں دی جا رہی ہے۔ لیکن یہ نہ بھولنا کہ یہ دینی تعلیم صرف ان لوگوں کو کامیابی تک پہنچانے والی ہے جو مضبوطی کے ساتھ تقویٰ کو اختیار کرتے ہیں۔ اگر کوئی شخص بڑی نمازیں پڑھنے والا ہو، اگر کوئی شخص بظاہر اپنے مال کو مستحقین میں بڑا ہی خرچ کرنے والا ہو، اگر کسی شخص کی زبان نہایت ہی میٹھی ہو، اگر کوئی بظاہر انتہائی ہمدردی اور خیر خواہی کرنے والا ہو لیکن اگر اس کے یہ اعمال تقویٰ کی بنیادوں پر قائم نہیں کئے جاتے تو وہ اللہ تعالیٰ کے حضور قبول نہیں ہو سکتے اس لئے باوجود اس کے کہ مکمل ہدایت نامہ ہے پوری طرح اس پر عمل کر کے بھی اگر تقویٰ سے خالی ہو کامیابی کو تم نہیں پا سکتے۔ کامیابی کو وہی پائیں گے جو تقویٰ کو مضبوطی سے پکڑے ہوئے دینی احکام کی پابندی کریں گے۔

(از خطبہ یکم مارچ 1968ء)

○○○

اپنے آپ کو عمدہ اور نیک نمونہ بنانے کی کوشش میں لگے رہو

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

حُسنِ اخلاق

حضرت صفوان بن سُلیمؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں ایک ایسی آسان عبادت نہ بتاؤں جو بجالانے کے لحاظ سے بڑی ہلکی ہے۔ خاموشی اختیار کرو بے ضرورت بات نہ کرو اور اچھے اخلاق اپناؤ۔

(الترغیب والترھیب الترغیب فی حسن الخلق)

تابکاری سے بچنے کا نسخہ

○ حضرت صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ نے گذشتہ جمعہ میں تابکاری کے بد اثرات سے بچنے کے لئے ہومیو پیتھی علاج تجویز فرمایا ہے۔ اور تاکید فرمائی ہے کہ یہ نسخہ ابھی سے استعمال کرنا شروع کر دیں۔ فھو الشافی۔

نمبر1 Radium Bromide CM

نمبر2 Carcinosim CM

ایک ہفتہ نمبر1 کی ایک خوراک ایک دفعہ کھائیں اور دوسرے ہفتہ نمبر2 کی ایک خوراک ایک دفعہ کھائیں اور چند مہینے تک جاری رکھیں۔ کیونکہ تابکاری کے اثرات آہستہ آہستہ ظاہر ہوتے ہیں۔ اور اس دوا کا نقصان بھی کوئی نہیں۔ علاوہ ازیں پاکستان میں تمام لوگوں کیلئے افادہ عام کے لئے یہ نسخہ عام کریں۔ (ناظر امور عامہ)

بچوں کی لائبریری کے نئے اوقات

○ گرمیوں کی تعطیلات کی وجہ سے یکم جون 1998ء سے خلافت لائبریری میں بچوں کے سیکشن کے اوقات کار صبح 7 بجے سے دوپہر 1 بجے تک ہوں گے۔

صبح 9 بجے سے 11 بجے تک بچوں کو مفید اور دلچسپ معلوماتی ویڈیوز دکھانے کا انتظام بھی کیا گیا ہے۔ بچے زیادہ سے زیادہ استفادہ کریں۔

بیوت الحمد منصوبہ

خدا تعالیٰ کے فضل سے حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی جاری فرمودہ تحریک بیوت الحمد کے تحت مستحق خاندانوں کو رہائشی سہولت مہیا کرنے کی خدمت کا سلسلہ جاری ہے۔ اب تک سینکڑوں مستحق گھرانے اس بابرکت منصوبہ سے جزوی یا مکمل رہائش کی سہولت حاصل کر چکے ہیں۔ احباب کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ اپنے مستحق بھائیوں کو گھر مہیا کرنے کی خاطر اس تحریک میں اپنی مالی وسعت اور استطاعت کے مطابق مالی قربانی پیش کریں۔ امراء اضلاع صاحبان اور مربیان کرام کی خدمت میں اس تحریک میں شمولیت کے لئے احباب کرام سے موثر رابطے کی درخواست ہے۔ نیز مخیر احباب کے پتہ جات ارسال کرنے کی درخواست ہے تا براہ راست رابطہ بھی کیا جاسکے۔ اللہ تعالیٰ سعی مشکور کی توفیق سے نوازتا رہے۔

(سیکرٹری بیوت الحمد منصوبہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

حکایات نور

حضرت امام جماعت احمدیہ الاول کے بیان فرمودہ سبق آموز واقعات

ہر بدکار اپنی بدی کی وجہ سے مجرم ہے

"جو شخص بدی کو بدی جان کر کرتا ہے وہ ضرور قابل مؤاخذہ ہے...... ایک دفعہ ڈاکو اور چوروں سے میں نے پوچھا کہ تم ڈاکہ اور چوری کو گناہ خیال کرتے ہو؟ انہوں نے کہا ہرگز نہیں۔ مجھے چونکہ ان کے انتظامات کا علم تھا کہ ڈاکو کس طرح اکٹھے ہوتے ہیں اور چور کس طرح نقب زنی کرتے ہیں کہاں کہاں پہرہ ان کا ہوتا ہے۔ پھر ایک اندر جاتا ہے۔ ایک سامان کو پکڑنے والا ہوتا ہے۔ ایک ڈاک چوروں کی بندھی ہوئی ہوتی ہے کہ مال کو جھٹ دوسری جگہ پہنچا دیں پھر جس زرگر سے ان کی سازش ہوتی ہے وہ سونا چاندی گلانے کا سامان تیار رکھتا ہے کہ دیر نہ ہو۔ میں نے ان سے پوچھا کہ جب تم آپس میں مال ایک دوسرے کے حوالے کرتے ہو تو اگر اس میں سے دوسرا کچھ نکال لیوے یا اگر کہیں دباتے ہو۔ تو دوسرا چوری سے کھود کر لے لے۔ اور تم کو اطلاع نہ دے یا زرگر اپنے مقررہ حصہ سے کچھ زیادہ رکھ لے تو پھر کیا کرتے ہو؟ اس پر طیش میں آکر انہوں نے جواب دیا کہ ہم ایسے بے ایمان کو مار ڈالیں گے۔ میں نے کہا کہ خیانت اور چوری تو تمہارے نزدیک گناہ نہیں پھر اس کو سزا کیوں دیتے ہو۔ کہنے لگے کہ نہیں جی ایسے بے ایمان کو ہم کبھی شامل ہی نہیں کیا کرتے۔ پھر میں نے ان کو کہا کہ جب تمہارا مال کوئی بے ایمانی سے لے تو تم اسے گناہ کہتے ہو۔ بتلاؤ جو تم دوسروں کا مال لیتے ہو اور وہ نامعلوم کن کن شکلوں سے انہوں نے کمایا ہوا ہوتا ہے یہ کون ی ایمانداری ہے۔

غرضیکہ ان نظائر سے پتہ لگتا ہے کہ ہر بدکار اپنی بدی کے ارتکاب میں ضرور ملزم ہے"

(حقائق الفرقان جلد اول صفحہ 78-79)

☆......☆......☆......☆

جس قوت سے کام نہ لیا جائے وہ زائل ہو جاتی ہے

"خدا تعالیٰ نے انسان کو جو قویٰ عطاء کئے ہیں ان سے جب ان کے تقاضا کے موافق حسب فرمودہ الٰہی وہ کام نہیں لیا جاتا تو ان کی قوت زائل ہو جاتی ہے۔ اور جو قوت ان کی بعند بالمقابل ہوتی ہے وہ ترقی پاتی ہے اور بہت نشوونما کرتی ہے۔ یہ ایک ایسا بندھا ہوا قانون ہے کہ جس کے مشاہدات کثرت سے اس عالم میں ہیں۔

تم نے دیکھا ہوگا کہ بعض ہندو فقیروں کے ہاتھ سوکھے ہوئے اور کھڑے ہوئے ہوتے ہیں۔ اس کی یہی وجہ ہوتی ہے کہ وہ ہاتھوں کو ایک عرصہ تک کھڑا کر چھوڑتے ہیں۔ اور قدرت کے منشاء کے موافق ان سے کام نہیں لیتے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ کام کرنے کی طاقت ہاتھ سے زائل ہو جاتی ہے۔ اسی طرح اگر آنکھ کو تم چالیس دن تک ایسی پٹی باندھ چھوڑو کہ اس سے کچھ نظر نہ آوے تو آخر کار پھر اس سے قوت بینائی کم ہو جاوے گی اسی طرح سے جو لوگ نیکی کی قوتوں سے کام نہیں لیتے آخر کار وہ دن بدن کمزور ہو کر زائل ہو جاتی ہیں۔"

(حقائق الفرقان جلد اول ص 79-80)

☆......☆......☆......☆

عیب چینی بہت بُری بات ہے

"یہ بڑی یاد رکھنے والی بات ہے کہ صرف عیب چینی بہت بری بات ہے میں چھوٹا بچہ تھا تو ایک کتاب میں نے پڑھی جس کا نام "دل بہلاؤ" تھا۔ اس میں سے دو کہانیاں مجھے یاد ہیں۔ ایک یہ کہ حضرت مسیحؑ کہیں جا رہے تھے آپ نے ایک مردہ کتا دیکھا تو کسی نے کہا کہ دیکھئے کیا خراب شکل ہے۔ آپ نے فرمایا اس کے دانت بہت خوبصورت ہیں۔ کتاب والا اس کہانی سے یہ عمدہ نتیجہ نکالتا ہے کہ اچھے آدمی خوبیوں کی طرف نظر رکھتے ہیں۔ مگر برے جنہیں میں بدقسمت کہوں گا نکتہ چینیوں کی طرف جھک جاتے ہیں۔

پھر ایک اور کہانی لکھی ہے کہ ایک سؤر آتا تھا حضرت مسیحؑ دیوار کی طرف ہو گئے اور کہا کہ آپ سلامتی سے نکل جاویں۔ کسی نے کہا سؤر سے ایسا ادب۔ فرمایا میں زبان کو درست رکھتا ہوں......

مگر میں سچ کہتا ہوں اور اپنے مشاہدہ سے کہتا ہوں کہ جو دوسروں کے عیب از راہ تحقیر نکالتا ہے وہ مرتا نہیں جب تک خود اس عیب میں مبتلا نہ ہو جاوے۔"

(حقائق الفرقان جلد اول ص 252-253)

☆......☆......☆......☆

بیماروں کے لئے دعا

مرے مولا مرے ولی و نصیر
مرے آقا مرے عزیز و قدیر

اے مجیب الدعاء سمیع و بصیر
قادر و مقتدر علیم و خبیر

دل کی حالت کے جاننے والے
اپنے بندوں کی ماننے والے

اے ودود و رؤف ربِّ رحیم
اے غفور- اے میرے عفوٌ و حلیم

لطف کر بخش دے خطاؤں کو
ٹال دے- دور کر بلاؤں کو

شافی و کافی و حفیظ و سلام
مالک و ذوالجلال والاکرام

خالق الخلق' ربّی الاعلیٰ'
حی و قیوم' محیی الموتیٰ

واسطہ تجھ کو تیری قدرت کا
واسطہ تجھ کو تیری رحمت کا

اپنے نامِ کریم کا صدقہ
اپنے فضلِ عظیم کا صدقہ

تجھ کو تیرا ہی واسطہ پیارے
میرے پیاروں کو دے شفا پیارے

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ

تم اپنی نفسانیت ہر پہلو سے چھوڑ دو اور باہمی ناراضگی جانے دو

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی

مجلس عرفان

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی مجلس عرفان علم و معرفت کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے۔ قانونی پابندیوں کی وجہ سے اس میں کئی تبدیلیاں کرنی پڑتی ہیں۔ احباب کرام اصل کیسٹ ملاحظہ فرمائیں تو صحیح لطف حاصل کر سکتے ہیں۔

دورہ فجی-19- ستمبر 1983ء

مرتبہ-یوسف سلیم ملک صاحب

یاجوج و ماجوج ایک ہی چیز کے دو نام

ایک دوست کے اس سوال پر کہ اس کی کیا وجہ ہے کہ یاجوج اور ماجوج سے روس اور امریکہ مراد لی جاتی ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا یاجوج اور ماجوج کا ذکر کلام اللہ میں ہے لیکن دجال کا کوئی ذکر نہیں۔ دجال کا ذکر صرف احادیث نبویہ میں ملتا ہے۔ اب یہ ایک عجیب بات ہے بلکہ بڑے اچنبھے کی بات ہے کہ قرآن کریم میں نام اور ہے اور رسول کریم ﷺ بظاہر اور نام لے رہے ہیں۔ فرمایا احادیث پر غور کرنے سے یہ مسئلہ فوراً حل ہو جاتا ہے۔ آنحضرت ﷺ نے جب دجال سے ڈرایا اور لوگوں نے خوف محسوس کیا کہیں وہ ہمیں تباہ نہ کر دے تو آپؐ نے فرمایا سورہ کہف کی پہلی اور آخری آیتیں خاص طور پر تلاوت کیا کرو تمہیں پتہ لگ جائے گا کہ دجال کون ہے اور تم اس کے فتنے سے بھی بچ سکتے ہو۔ اب عجیب بات یہ ہے کہ سورہ کہف میں یاجوج و ماجوج کا ذکر ملتا ہے یا عیسائی قوموں کا ذکر ملتا ہے۔ تو معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ جس کو دجال کا نام دے رہے ہیں وہ یہی یاجوج و ماجوج ہیں گویا یہ دونوں ایک ہی چیز کے دو نام ہیں' ان کی نشانیاں عیسائیوں میں اکٹھی ہو جاتی ہیں البتہ دجال صرف عیسائیت کے سیاسی غلبے کا اظہار ہے جب کہ عیسائیت کی بگڑی ہوئی شکل پادریوں کے ذریعہ ظاہر ہوتی ہے۔ آنحضرت ﷺ نے دجال کا جو نقشہ کھینچا ہے اس میں یہ دونوں چیزیں اکٹھی کر دی گئی ہیں گویا دجال کے ٹائٹل کے نیچے یاجوج و ماجوج بھی آ گئے اور عیسائیت بھی آ گئی۔ ان دونوں کے مجموعے کا نام دجال رکھا گیا ہے۔

یاجوج و ماجوج یعنی عیسائیت کے سیاسی غلبہ کا اظہار

فرمایا یاجوج و ماجوج کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (-) کہ وہ ہر اونچی جگہ سے چڑھائی کرتے ہوئے دنیا پر غالب آ جائیں گے۔ وہ سمندری لہروں کے ذریعہ دنیا پر چھا جائیں گے اور غلبہ اختیار کر جائیں گے اور یہی مغربی قوموں کا سیاسی غلبہ ہے جسے ہم نے بچشم خود دیکھ لیا ہے مثلاً فجی ہی کو لے لیں یہ لوگ سیاسی غلبے کے طور پر یہاں داخل ہوئے اور ان کے پیچھے پیچھے پادری بھی دجل کا پیغام لے کر یہاں پہنچ گئے اور اس طرح یہ دونوں چیزیں ایک ہی وجود میں اکٹھی ہو گئیں۔

حضرت صاحب نے فرمایا اب اگلا سوال یہ ہے کہ یاجوج و ماجوج کی وہ دیوار کون سی ہے جس کے پیچھے وہ قید ہیں جب دیوار ٹوٹے گی تو وہ پوری دنیا پر چھا جائیں گے فرمایا (لوگ) تو قصے کہانیوں میں بستے اور سمجھتے ہیں کہ دجال کسی جزیرہ کے گرجا خانے میں زنجیروں میں جکڑا ہوا ہے' وہ کسی زمانے میں زنجیریں توڑا کے باہر نکلے گا اور تباہی مچا دے گا۔ پھر یاجوج و ماجوج کے متعلق یہ بھی سمجھا جاتا ہے کہ وہ جو بھی قوم ہے ایک بڑی خوفناک قسم کی قوم ہے اس کو اللہ میاں نے ایک دیوار کے پیچھے بند کر رکھا ہے۔ جب وہ دیوار ٹوٹے گی تو پھر یہ دنیا میں پھیل جائیں گے پس لوگ سچ مچ کی ظاہری دیوار سمجھتے ہیں حالانکہ یہ عقلاً غلط ہے کیونکہ اب تو انسان نے زمین کا چپہ چپہ چھان مارا ہے ہر جگہ کی تصویر محفوظ کر لی گئی ہے حتیٰ کہ سمندر کی تہہ میں پہنچ کر تصویر اتار لی گئی ہے مگر کوئی ایسی دیوار نظر نہیں آئی جس کے پیچھے کوئی قوم بند یا قید کی گئی ہو۔ پس جب دیوار ہی نہیں تو ٹوٹنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

مغربی قوموں کا سیاسی غلبہ

حضرت صاحب نے فرمایا جماعت احمدیہ کے نزدیک مغربی عیسائی قوموں ہی کا دوسرا نام دجال ہے۔ ان کے سیاسی غلبے کا تعلق یاجوج و ماجوج سے ہے اور ان کے مذہبی غلبے اور فتنہ و فساد کو ہم دجال کا نام دیتے ہیں۔ اب دیکھنے والی بات یہ رہ جاتی ہے کہ پھر وہ دیوار کیا ہے۔ فرمایا وہ کوئی ظاہری دیوار نہیں بلکہ ایک ایسی فرضی دیوار ہے جس نے مشرق اور مغرب کو بڑی دیر سے ایک دوسرے سے جدا کر رکھا ہے۔ خدا نے مغربی قوموں کو اجازت نہیں دی کہ وہ مشرق کو زیر نگیں کر سکیں اور مشرق کو اجازت نہیں دی کہ وہ مغرب کو فتح کر سکیں۔ کئی دفعہ لڑائی کی نوبت پہنچی لیکن عین اس وقت جب کہ مغرب فتح ہونے والا ہوتا تھا کوئی نہ کوئی ایسا واقعہ پیش آ جاتا تھا جس کی وجہ سے لڑائی بند ہو جاتی تھی۔ پس یہ خدا کی تقدیر کی دیوار تھی جس نے مشرق اور مغرب کو ایک دوسرے سے بالکل جدا کر رکھا تھا یہاں تک کہ سب سے بڑا یاجوج و ماجوج جو مغرب میں پیدا ہونے والا تھا یعنی امریکہ وہ اس وقت دنیا کی نظر سے ہی غائب تھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایک وقت آنے والا ہے جب ہم اس دیوار کا اٹھا لیں گے اس سے پہلے پہلے مغربی قومیں اتنی طاقت پکڑ چکی ہوں گی کہ جب تقدیر کی یہ دیوار اٹھے گی تو دنیا پر وہ یلغار کر دیں گی اور دیکھتے ہی دیکھتے وہ ساری دنیا پر چھا جائیں گی۔

مغربی قوموں کے دو روپ

حضرت صاحب نے فرمایا یاجوج و ماجوج سے مراد مغربی قومیں ہیں جنہوں نے آگے دو حصوں میں بٹ جانا تھا۔ ایک وہ جو عیسائیت پر قائم رہتے ہوئے دنیا پر غالب آنے والی تھیں اور دوسری وہ جنہوں نے دہریہ بن کر دنیا پر غلبے کی کوشش کرنی تھی۔ اس تقسیم کی وجہ سے ان کو دو نام دیئے گئے ایک یاجوج اور دوسرا ماجوج۔ بائبل سے معلوم ہوتا ہے کہ ماجوج نام دراصل رشیا کا ہے اور ان مغربی طاقتوں کا ہے جنہوں نے عیسائیت سے ہٹ کر یا مذہب سے الگ ہو کر دہریت کی شکل میں دنیا پر غالب آنے کی کوشش کرنی تھی اور یاجوج وہ عیسائی قومیں ہیں جنہوں نے عیسائیت میں رہتے ہوئے دنیا پر غالب آنے کی کوشش کرنی تھی۔

حزقیل نبی کی پیشگوئی

حضرت صاحب نے اس کے ثبوت میں حزقیل نبی کی پیشگوئی کا ذکر فرمایا جو بائبل میں مذکور ہے اور اڑھائی ہزار سال پرانی ہے۔ اس پیشگوئی میں حزقیل نبی فرماتے ہیں اے جوج روس جو اس وقت چھوٹی چھوٹی ریاستوں میں بٹا ہوا ہے تو ایک دن بہت بڑی طاقت بن جائے گا اس وقت تو میری جماعتوں کی طرف رخ کرے گا جو میرے لوگ ہیں یعنی میری طرف منسوب ہونے والے لوگ ہیں ان کو بھی تباہ کرنے کی کوشش کرے گا تب میں تیری تھوتھنی کو اپنی بنسیوں سے توڑوں گا۔ اب یہاں یہ سارے الفاظ Symbolic (علامتی) ہیں تھوتھنی ریچھ کی ہوتی ہے اور رشیا کا قومی نشان بھی ریچھ ہے۔ دیکھیں! یہ مضمون کتنا حیرت انگیز طور پر مطابقت رکھتا ہے۔ اس سے پتہ لگتا ہے کہ یہ کسی انسان کا کلام نہیں ہے۔ خدا تعالیٰ نے لازماً خبر دی ہے۔

نبوت کا ایک اہم نشان

رہی بنسیوں سے تھوتھنی کو توڑنے والی بات' تو یاد رکھنا چاہئے کہ [illegible]ی تو ماموریت کا نشان ہوتی ہے۔ اور اس لئے ہوتی ہے کہ وہ خود اپنی طرف سے کچھ نہیں کہتی۔ اس میں پھونکنے والا جو کچھ پھونکتا ہے وہی راگ الاپتی ہے تو خدا کے سچے مامور بھی اپنی طرف سے کچھ نہیں کہتے وہ جو کچھ کہتے ہیں اللہ کی طرف سے کہتے ہیں تو اس سے مراد جماعت احمدیہ ہے ایسا وقت آنے والا ہے کہ روس جماعت احمدیہ کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرے گا تو خدا تعالیٰ فرماتا ہے جب تو میری جماعت کی طرف رخ کرے گا تو وہ کمزور جماعت تو دنیا میں تجھ سے مقابلہ نہیں کر سکے گی لیکن میں اپنی بنسیوں کے ذریعہ تجھے تباہ کروں گا۔

روس میں احمدیت کی ترقی کی پیشگوئیاں

روس کے متعلق حضرت بانی سلسلہ کے جو الہامات اور کشف ہیں وہ دراصل حزقیل نبی کی پیشگوئی کا جواب ہیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا روس کا عصا میرے ہاتھ میں ہے اور اس کے اندر بندوق کی نالیوں کی طرح نالیاں بنی ہوئی ہیں۔ عصا طاقت کا مظہر ہوتا ہے لیکن چونکہ ماڈرن طاقت میں بندوق آگئی ہے اس لئے خدا نے ان دونوں کو اکٹھا کر دیا ہے۔ بندوق کی نالیاں دکھانے کے معنے یہ ہیں کہ ماڈرن زمانے کی بات ہے جس میں بندوقیں ایجاد ہوں گی۔

روس اپنے انجام کو پہنچنے والا ہے

حضرت صاحب نے فرمایا اس سے مراد روحانی فتح ہے۔ حضرت بانی سلسلہ نے خود اس کی وضاحت فرمائی ہے کہ مجھے خدا تعالیٰ نے خبر دی ہے کہ میری جماعت کو روس پر روحانی غلبہ نصیب ہوگا اور میں روس میں اپنی جماعت کو ریت کے ذروں کی طرح پھیلا ہوا دیکھ رہا ہوں۔ اس سے پتہ چلا کہ پیشگوئی میں میری جماعت سے مراد جماعت احمدیہ ہے۔ اس کا ثبوت یہ ہے کہ کسی اور جماعت کے لیڈر نے کبھی یہ دعویٰ ہی نہیں کیا کہ خدا نے مجھے روس کے متعلق خبر دی ہے اور روس اپنے انجام کو پہنچنے ہی والا ہے۔ دوسرے حضرت بانی سلسلہ کی ان پیشگوئیوں کے پورا ہونے کے متعلق اللہ تعالیٰ نے ایک ایسا قطعی ثبوت مہیا فرما دیا ہے کہ کوئی انکار نہیں کر سکتا اور وہ ثبوت یہ ہے کہ روس کے متعلق صرف دو پیشگوئیاں نہیں تھیں بلکہ تین پیشگوئیاں تھیں۔

ایک پوری ہو چکی ہے اور دو باقی ہیں۔ جو پوری ہو چکی ہے اس کا پورا ہونا بھی ناممکن تھا۔ عقلاً کوئی انسان تصور بھی نہیں کر سکتا تھا۔ پس صاف پتہ چلا کہ جس کے منہ کا ایک کلام پورا ہو گیا اس کا باقی بھی پورا ہو جائے گا۔ اور جو پیشگوئی پوری ہوئی ہے وہ زار روس کے متعلق تھی کہ زار بھی ہوگا تو ہوگا اس گھڑی باحال زار 1905ء میں جب حضرت بانی سلسلہ نے یہ پیشگوئی فرمائی تو اس وقت دنیا کی کوئی قوم یہ تصور بھی نہیں کر سکتی تھی کہ زار کی حکومت ٹوٹ جائے گی اور وہ عبرتناک انجام کو پہنچے گا۔ کیونکہ زار کی حکومت کا شمار دنیا کی بڑی بڑی سلطنتوں میں ہوتا تھا ایسی صورت میں 1905ء میں یہ پیشگوئی کر دینا کہ زار بھی ہوگا تو ہوگا اس گھڑی باحال زار کسی انسان کا کام نہیں ہے اس وقت تو جنگ عظیم اول کے آثار بھی پیدا نہیں ہوئے تھے۔

ایک پیشگوئی اور اس کا حیرت انگیز پہلو

1905ء میں خدا کی طرف سے وہ بیج بو دیا گیا جس نے زار کو تباہ کرنا تھا۔ چنانچہ 1905ء میں روسی کمیونسٹ پارٹی معرض وجود میں آئی جس نے 1917ء میں روسی انقلاب برپا کیا تو یہ پیشگوئی بڑی شان کے ساتھ پوری ہوئی۔ ہندوستان کے اخبارات نے بعینہٖ یہ سرخیاں لگائیں زار کی حالت زار اور اسی طرح تمام دنیا کے اخباروں نے اپنی اپنی زبان میں بھی سرخیاں لگائیں کہ زار روس کی حالت زار ہے۔ حیرت انگیز بات یہ ہے کہ حضرت بانی سلسلہ نے بڑی لمبی نظم لکھی اس میں کسی بادشاہ کا اشارۃً بھی ذکر نہیں فرمایا۔ صرف زار کی حالت کا ذکر ہے اور اتنا کہہ کر بات بدل جاتی ہے۔ یوں معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے آپ کے منہ سے ایک کلام نکلوا دیا۔ 1908ء میں حضرت بانی سلسلہ کا وصال ہوا۔ 1914ء میں جنگ عظیم شروع ہوئی اور 1917ء میں زاریت پر زوال آگیا جو 1919ء میں انقلاب

باقی صفحہ 4 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عبدالسمیع خان

قسط سوم آخر

ایک گل میں سمٹ گئی ہے بہار

ایم ٹی اے کے ذریعے کثرت میں وحدت کے نظارے

عالمی دعائے مغفرت

امام وقت کی دعا وفات یافتگان اور ان کے ورثاء کے لئے تسکین قلب کا حکم رکھتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کو تسکین کا یہ ذریعہ بھی حاصل ہے۔ حضرت صاحب نے بیسیوں بلکہ سینکڑوں جنازے پڑھائے ہیں لیکن بعض ایسے خوش قسمت اور خدمت گزار بھی تھے جن کی نماز جنازہ کی تقریب ایم ٹی اے کے ذریعہ نشر کی گئی اور کل عالم کے احمدی خاموش دعاؤں کے ساتھ اس میں شریک ہو گئے۔

ان میں سے ایک محترم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب بھی تھے ان کا جنازہ 22 نومبر96ء کو لندن میں پڑھا گیا اور کل عالم نے دیکھا اور دعاؤں میں شرکت کی۔

عالمی تعلیم و تدریس کے پروگرام

مندرجہ بالا پروگرام تو وہ تھے جو براہ راست نشر کئے جاتے ہیں ان کے علاوہ تعلیم و تربیت سے متعلق بیسیوں پروگرام مرکز یا جماعتوں کی طرف سے تیار کر کے پیش کئے جاتے ہیں اور یہ سارے عالمی رنگ رکھتے ہیں۔ ان میں سے چند اہم پروگراموں کا تعارف درج ذیل ہے۔

بچوں کی تربیت

ایم ٹی اے بچوں کی تربیت میں ایک غیر معمولی کردار ادا کر رہا ہے۔ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز خود بچوں کی کلاس لیتے ہیں اور ہر قسم کے دینی اور دنیاوی موضوعات پر ان کے علم میں اضافہ کرتے ہیں۔

حضرت صاحب کی موجودگی ہی بچوں کے اخلاق اور کردار پر اثر انداز ہو رہی ہے اور ان کے جسموں کے اندر نئے انسان ڈھل رہے ہیں جو پاکیزہ روحیں لے کر جوانی کی طرف گامزن ہیں۔ چلڈرن کارنر میں بچوں کے ساتھ ملاقات کا سلسلہ باقاعدہ جاری ہے۔ اور بے پناہ اثرات مرتب کر رہا ہے۔ حضرت صاحب کی اردو کلاس محض زبان کی کلاس نہیں رہی بلکہ حضرت صاحب کے علم و عرفان کا چشمہ بن گئی ہے۔

زبانوں کی تدریس

قدرت ثانیہ کے ذریعہ جماعت احمدیہ نے عالمی وحدت کی طرف جو قدم اٹھائے ہیں ان میں ایک بہت اہم سلسلہ غیر زبانوں کی تعلیم و ترویج سے متعلق ہے۔

جس قوم کی باہمی محبتوں کے شگوفے ہر ملک و ملت اور ہر سرزمین میں کھلے ہوں اور جس نے اخلاق عالیہ سے کل عالم کو سرنگوں کرنا مقصود بنا رکھا ہو اس کے لئے غیر زبانوں میں مہارت حاصل کرنا لازمی اور لابدی ہے۔

ایم ٹی اے کے ذریعہ یہ خواہش بہت اعلیٰ رنگ میں پوری ہو رہی ہے۔ حضرت امام جماعت الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فطری طریق کے مطابق زبان سکھانے کا نیا تصور پیش فرمایا جس طرح ماں بچے کو بغیر کسی دوسری زبان کی مدد کے اپنی زبان سکھاتی ہے چنانچہ حضرت صاحب نے خود اردو کلاس کی تدریس کی ذمہ داری سنبھالی اور اس کی 350 سے زائد کلاسز نشر ہو چکی ہیں۔ اس عالمی اردو کلاس میں بچوں کے علاوہ بڑی عمر کے افریقن بنگلہ دیشی اور رشین اور چینی بھی شامل ہیں جو بہت تیزی سے ترقی کر رہے ہیں۔

اسی طریق کار کے مطابق ایم ٹی اے پر عربی فرنچ، ڈچ، نارویجین سکھانے کے پروگرام جاری ہیں۔ اور دنیا بھر کے احمدی بچے خصوصاً واقفین نو اس سے خصوصی فائدے اٹھا رہے ہیں۔ زبانوں کے ماہرین اس فطری نظام میں دلچسپی کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔ اور یہ زبانوں کی تدریس میں ایک نئے نظام کا بانی قرار پائے گا۔

فرمایا۔

"دنیا کی تمام بڑی بڑی زبانیں سکھانے کے لئے ایم۔ ٹی۔ اے عالمی خدمات سرانجام دے گا۔ اس کے لئے تیاریاں شروع ہو چکی ہیں اور بہت سی زبانوں میں کام خدا کے فضل سے کافی آگے بڑھ گئے ہیں اور یہ تجربات کامیاب ہیں کہ کسی اور زبان کا سہارا لئے بغیر اسی زبان کو استعمال کرتے ہوئے کچھ اشاروں سے کچھ اور حکمت کے طریقوں سے وہ زبان اس طرح سکھائی جائے جیسے مائیں بچوں کو بولنا سکھاتی ہیں۔ ایک سال ڈیڑھ سال کے عرصہ ہی میں بعض لوگ جو شامل ہوئے ہیں اردو کلاس میں ان کو آپ دیکھیں تو آپ حیران ہوں گے وہ پوری باتیں سمجھتے، لطائف سمجھتے اور اگر بولنے پر ابھی قدرت نہیں تو سمجھنے پر اتنی قدرت ہو گئی ہے جو ایک سال کا بچہ بھی نہیں رکھتا مگر کچھ جمع ہو رہا ہے ان کے دماغ میں۔ تہیں بنتی چلی جا رہی ہیں۔ وہ تہیں جب ابھریں گی تو اس طرح ابھریں گی جس طرح سمندر کے پیٹ سے جزیرے ابھر آتے ہیں لیکن وہ آناً فاناً نہیں بنا کرتے۔ گھونگے ہیں جو کروڑوں سال سے مرتے اور سمندر کی تہہ میں اترتے چلے جاتے ہیں اور وہ رفتار جو ایک سال میں ایک سنٹی میٹر بڑھنے کی ہے اس سے بھی کم ہوتی ہے بالآخر استقلال کے نتیجے میں وہ ایک حیرت انگیز اعجاز دکھاتی ہے کہ بڑے بڑے ممالک بڑے بڑے جزیرے اچانک سمندر کی سطح سے سر نکالتے اور اس پر پھر بنی نوع انسان کا انحصار ہو جاتا ہے۔ ان پر ملک قائم ہوتے ہیں ان پر خدا تعالیٰ بنی نوع انسان کے روزگار کے سامان فراہم فرماتا ہے تو یہی کیفیت ہے زبانوں کی بھی۔ ہر علم کی دراصل یہی کیفیت ہے۔ رفتہ رفتہ اترتا ہے۔ رٹنے کے ذریعے رفتار تیز تو کی جا سکتی ہے مگر اس کا حقیقی مفہوم زبان کا عرفان بہت وقت چاہتا ہے۔ لیکن اگر اس طریق کو اپنایا جائے جو خدا نے اختیار فرمایا جس کے ذریعے دنیا کی ہر ماں کو بتا دیا کس طرح تم نے اپنے بچے کو زبان سکھانی ہے۔ اسی طریق کو ہم نے اپنایا ہے اس لئے ناکام نہیں ہو گا نہ ہوا ہے۔ اور اللہ نے چاہا تو یہ آگے بڑھے گا اور تمام عالم کی ضروریات کو پورا کرے گا۔"

(الفضل انٹرنیشنل لندن ۱۱ جولائی 97ء)

شفاء کا نظام

ایم ٹی اے کے ذریعہ روحانی شفا کے ساتھ ساتھ جسمانی شفا کا نظام بھی جاری ہے۔ اور یہ قدرت ثانیہ کی برکات میں سے ایک بہت بڑی برکت ہے۔

سیدنا حضرت امام جماعت الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ہفتہ میں دو دفعہ ہومیو پیتھی کلاسز کا اجرا فرمایا اور 200 کلاسز کے اندر اپنے تجربات اور مشاہدات کا نچوڑ بیان فرما دیا ہے۔ ان کلاسز کو دیکھ کر ہومیو پیتھی کے بڑے بڑے ماہرین نے خراج تحسین پیش کیا ہے۔ اور ایسے ایسے نکات ان کے ہاتھ آئے ہیں جو کسی مطبوعہ کتاب میں نہیں ملتے۔

ان لیکچرز پر مشتمل حضرت صاحب کی کتاب "علاج بالمثل" منظر عام پر آئی جو نظر ثانی، اضافوں اور انڈیکس کے ساتھ دوبارہ شائع ہو رہی ہے۔

ان بابرکت اور حیرت انگیز لیکچرز کے نتیجہ میں جماعت احمدیہ میں ہومیو پیتھی کو بہت ترقی اور وسعت نصیب ہوئی ہے اور کل عالم میں گھر گھر میں چھوٹے چھوٹے ہومیو پیتھ بننے کا آغاز ہو گیا ہے۔

نظام شفاء کا یہ سلسلہ دعوت الی اللہ میں بھی ایک اہم کردار ادا کر رہا ہے۔

کتب حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی کتب اس زمانہ کے لئے آب حیات ہیں۔ مگر ان کی اشاعت اور تقسیم پر مختلف ملکوں میں پابندیاں لگا دی گئیں اور انسان تک ان کا فیض بند کر دیا گیا۔

ایم ٹی اے کے ذریعہ یہ چشمہ پورے زور سے پھوٹ پڑا ہے۔ اور حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی کتب کا تعارف ان کا درس، تراجم ان کے مضامین پر مشتمل مذاکرے اور کوئز پروگرام جاری ہیں جو انسانیت کو نئی زندگی سے ہمکنار کر رہے ہیں۔

سیرت بزرگان

وہ ہستیاں جو اس کائنات کی رونق ہیں، صحابہؓ رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی غلامی اختیار کرنے والے وہ خوش نصیب جنہوں نے اکناف عالم میں دین کی خدمت کا حق ادا کیا یا قوم اور وطن اور انسانیت کی خاطر غیر معمولی خدمات سر انجام دیں ان سب کا تذکرہ بھی ایم ٹی اے پر جاری ہے اور دلوں میں جوش اور ولولے پیدا کرنے کا موجب ہے۔

تاریخ احمدیت

احمدیت کی سو سالہ تاریخ اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور رحمتوں سے بھرپور ہے۔ جو ہر ملک میں قربانیوں اور استقامت کے لہو رنگ پانی سے سرسبز ہوتی رہی ہے۔ یہ تاریخ بار بار تقاریر سوال و جواب اور دستاویزی فلموں کے ذریعہ دہرائی جا رہی ہے۔ تاریخ احمدیت مصنفہ مولانا دوست محمد صاحب شاہد پر مشتمل کوئز پروگراموں کا سلسلہ جاری ہے۔ جو پرانی اور نئی نسل اور دیگر شائقین کے لئے بہت دلچسپی کا موجب ہو گا۔

عالمی تمدن

ایم ٹی اے کے پروگرام چونکہ دنیا کے ہر خطہ سے بن کر آ رہے ہیں اس لئے ہر قوم اپنی اپنی تاریخ ثقافت اور قومی ہیروز کے تذکروں پر مشتمل پروگرام بھجوا رہی ہے۔ جس کے نتیجہ میں ایک نئی دنیا تخلیق ہو رہی ہے۔ نیشنلزم کا محدود تصور مٹ رہا ہے۔ اور عالمی وحدت اس کی جگہ لے رہی ہے۔

ایم ٹی اے کے ذریعہ ہر ملک کا تمدن اور خوبیاں اجاگر کی جا رہی ہیں۔ ان کی موجودہ تعلیمی، اقتصادی، صنعتی صورت حال پر روشنی ڈالی جا رہی ہے۔ قابل دید اور تفریحی مقامات کی سیر گھر بیٹھے کی جا سکتی ہے۔ ان کے کھانے، لباس سے واقفیت ہو رہی ہے۔ اور ان سب کے امتزاج سے عالمی دینی طرز فکر نشوونما پا رہا ہے۔

بقیہ صفحہ 3

کے مکمل ہونے پر ختم ہو گئی۔ کمیونزم کے خونی انقلاب کے بارہ میں جو کتابیں لکھی گئی ہیں ان میں زار اور اس کے اہل خانہ پر جو ظلم توڑے گئے تھے ان کے پڑھنے سے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں کہ کس طرح زار روس بالآخر حیرت انگیز طور پر عبرتناک انجام سے دوچار ہوا۔ اور یہ خبر تھی جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضرت بانی سلسلہ کو دی گئی کہ زار بھی ہو گا تو ہو گا اس گھڑی باحال زار۔ پس جس خدا کی بتائی ہوئی آدھی بات پوری ہو گئی اس کی باقی دوسری باتیں بھی اللہ تعالیٰ نے چاہا تو ضرور پوری ہوں گی تو یہ ہیں یاجوج اور ماجوج جن کا ذکر قرآن کریم میں کیا گیا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نذیر احمد خادم

شذرات

اخبارات و رسائل کے مفید اقتباسات

ہتھیار

○ ابوالکلام آزاد تحریر فرماتے ہیں:-

"....اٹھارہویں صدی کے اواخر میں جب نپولین نے مصر پر حملہ کیا تو مراد بک نے جامع ازہر کے علماء کو جمع کر کے مشورہ کیا کہ اب کیا کرنا چاہئے علماء ازہر نے باتفاق یہ رائے دی کہ جامع ازہر میں صحیح بخاری کا ختم شروع کر دینا چاہئے انجام مقاصد کے لئے تیر بہدف ہے چنانچہ ایسا ہی کیا گیا لیکن ابھی صحیح بخاری کا ختم ختم نہیں ہوا تھا کہ اہرام کی لڑائی نے مصری حکومت کا خاتمہ کر دیا- شیخ عبدالرحمٰن الجبرتی نے اس عہد کے چشم دید حالات قلمبند کئے ہیں جو بڑے عبرت انگیز ہیں-

انیسویں صدی کے اوائل میں جب روسیوں نے بخارا کا محاصرہ کیا تھا تو امیر بخارا نے حکم دیا کہ تمام مدرسوں اور مسجدوں میں ختم خواجگان پڑھا جائے- ادھر روسیوں کی قلعہ شکن توپیں شہر کا حصار منہدم کر رہی تھیں ادھر لوگ ختم خواجگان کے حلقے میں بیٹھے یا مقلب القلوب یا محول الاحوال کے نعرے بلند کر رہے تھے-

بالآخر وہی نتیجہ نکلا جو ایک ایسے مقابلہ کا نکلنا تھا جس میں ایک طرف گولہ بارود ہو اور دوسری طرف ختم خواجگان- دعائیں ضرور فائدہ پہنچاتی ہیں مگر انہی کو پہنچاتی ہیں جو عزم و ہمت رکھتے ہیں- بے علموں کے لئے وہ ترک عمل اور تعطل قویٰ کا حیلہ بن جاتی ہیں....."

(غبار خاطر ص 169، 170)

اقدامات

○ الطاف گوہر لکھتے ہیں-

پچھلے بیالیس برس میں وہ کون سے اقدامات کئے گئے ہیں جن سے پاکستانی عوام کو اپنی زندگی قرآن اور سنت کے مطابق ڈھالنے میں مدد ملی ہو، ایوب خان نے اسلامی نظام کی تشکیل کی کوشش کی مگر عائلی قوانین کے نفاذ کے سوا وہ کچھ حاصل نہ کر سکے- یحییٰ خان نے اپنا دور حکومت خرمستی کے عالم میں گزار دیا اور ذوالفقار علی بھٹو اسلام کو سوشلزم سے ملا کر ذاتی اقتدار کا نسخہ تیار کرتے رہے، جنرل ضیاء الحق اور ان کے اسلامی ساتھیوں نے عوام کی بھلائی کا کوئی منصوبہ بنانے کی بجائے رسومات اور تعزیرات کو اسلامی نظام کا مرکز بنا دیا- بے نظیر بھٹو دنیا کی دولت کی نذر ہو گئیں اور اب ایک بار پھر میاں نواز شریف نفاذ اسلام کا پرچم لئے ہوئے نکلے ہیں، وہ جنرل ضیاء الحق کا مشن مکمل کرنا چاہتے ہیں مگر انہیں یہ خیال نہیں آتا کہ اگر ضیاء الحق کا مشن نامکمل نہ رہ جاتا تو ملک تباہی کے غار میں داخل ہو چکا ہوتا- جنرل صاحب کے شریعت کورٹ، ان کے حدود آرڈیننس اور عشر اور زکوٰۃ کا نظام سب کے سب اسلام کے پردے میں ذاتی اقتدار کو مستحکم کرنے کے حربے تھے، کیا میاں نواز شریف بھی انہی حربوں کو استعمال کرنا چاہتے ہیں؟

(روزنامہ نوائے وقت لاہور 9 مئی 98ء ص 3)

مشکل کام

○ مظفر حسین رکن آل پاکستان ایجوکیشن کانگرس لکھتے ہیں-

یہ الفاظ تنظیم اسلامی کے سربراہ ڈاکٹر اسرار احمد کے ہیں جن کی تحریک خلافت کے اثرات ماشاء اللہ امریکہ تک پہنچ چکے ہیں اور دنیا کے دیگر ممالک میں بھی تیزی سے پھیل رہے ہیں- ظاہر ہے کہ یہ اثرات مسلمانوں میں ہی پھیل رہے ہوں گے لیکن مسلمانوں سے ان کی مایوسی کا یہ عالم ہے کہ بھارتی سیاستدان سید شہاب الدین کے نام اپنے ایک خط میں جو تحریک خلافت پاکستان کے ترجمان "ندائے خلافت" (15- اکتوبر 1997ء) میں شائع ہوا لکھتے ہیں-

"موجودہ پوری دنیا پر مغرب کی مادہ پرستانہ اور لادینی تہذیب کا غلبہ و استیلا جس قدر شدید اور ہمہ گیر ہے اس کے پیش نظر کسی صد فیصد مسلمان آبادی والے ملک میں بھی نظام خلافت کا قیام کم و بیش اتنا ہی مشکل اور محنت و ایثار طلب ہے جتنا کہ کسی مسلم اقلیت ہی نہیں خالص غیر مسلم آبادی والے ملک میں ہو سکتا ہے- بلکہ میرے نزدیک تو یہ عین ممکن ہے کہ دست قدرت موجودہ پوری نام نہاد امت مسلمہ اور جملہ نام نہاد اسلامی ممالک اور اقوام کو رد (Reject) کر کے الفاظ قرآنی -یستبدل قوماً غیرکم (محمد:38) کے مصداق اسلام کا علم کسی غیر مسلم لیکن "زندہ و بیدار اور خود آگاہ و خدا مست" قوم کے حوالے کر دے-"

آگے چل کر "غیر مسلم لیکن خود آگاہ و خدا مست" قوم کی شناخت کرانے کے لئے رقمطراز ہیں-

"بعض حضرات شاید کسی غیر مسلم قوم کے لئے "خود آگاہ و خدا مست" کے الفاظ پر ناک بھوں چڑھائیں- لیکن انہیں معلوم ہونا چاہئے کہ اسلام کا تعلق اصلاً نبوت محمدی پر ایمان لانے سے ہے اور کوئی قوم جو غیر مسلم تو اس لئے قرار پائے کہ آنحضور پر ایمان نہ رکھتی ہوں لیکن اگر موحد ہو تو خود آگاہ بھی ہو سکتی ہے اور خدا مست بھی-"

ذرا غور فرمایئے! "پوری جملہ نام نہاد امت مسلمہ، نام نہاد اسلامی ممالک اور اقوام" کے بارے میں اس قدر مایوسی اور بیزاری اور محمد رسول اللہ ﷺ پر ایمان نہ رکھنے والی کسی "موحد خود آگاہ اور خدا مست" قوم کے بارے میں یہ حسن ظن اور خوش فہمی!!

(روزنامہ نوائے وقت لاہور 29- اپریل 1998ء اشاعت خاص)

عدل اجتماعی کی ضرورت

○ ارشاد احمد حقانی لکھتے ہیں-

کسی بھی معاشرے کو اسلامی بنانے یا اس کے اسلامی بننے کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ افراد ذاتی زندگیوں میں تقویٰ اور تزکیہ نفس کی خصوصیات اپنے اندر پیدا کریں- اس مقصد کے حصول کے لئے حکومتی اقدامات کی ویسی اہمیت نہیں ہے جیسی معاشرے کی عمومی فضا تبلیغ و تلقین اور عملی مثالوں سے بہتر بنانے کی ضرورت ہے- اس ذیل میں قوم کے مصلحین، اکابرین، علماء اور دانشوروں کو عملی مثالیں پیش کرنی چاہئیں- ذاتی تقوے اور تزکیہ نفس کی بہت سی منازل تو ایک مسلمان ایک ایسے معاشرے میں بھی طے کر سکتا ہے جہاں اقتدار اہل اسلام کے ہاتھ میں بھی نہ ہو- ہندوستان میں کروڑوں متقی اور رضائے الٰہی کے تقاضوں کے مطابق زندگی بسر کرنے والے مسلمان موجود ہیں- قیام پاکستان کا بنیادی مقصد اجتماعی دائرے میں اسلامی تعلیمات کو جاری و ساری کرنا تھا- ان تعلیمات میں عدل و احسان اور کمزور طبقوں کو اوپر اٹھانے کو غیر معمولی اہمیت حاصل ہے- سورہ قصص میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے- ترجمہ

"اور ہم چاہتے تھے کہ ان لوگوں پر احسان کریں جو ملک میں دبا کر رکھے گئے تھے اور ان کو پیشوا بنائیں اور ان کو وراثت بخشیں اور ان کو زمین میں اقتدار عطا کریں اور فرعون و ہامان اور ان کی فوجوں کو ان کے ہاتھوں وہ دکھائیں جس کا وہ اندیشہ رکھتے تھے" (آیت نمبر پانچ و چھ)

یہ آیات اگرچہ فرعون اور بنی اسرائیل کے ضمن میں نازل ہوئیں لیکن ان کا ایک عمومی اطلاق بھی ہے اور اس سے یہ سنت الٰہی واضح ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ دبا کر رکھے جانے والوں کو پیشوا بناتا ہے، ان کو وراثت بخشتا ہے اور ان کو اقتدار عطا کرتا ہے- پاکستان میں اگر ملت پاکستانیہ کو حاکمیت ملی ہے تو اس کا ایک نتیجہ یہ بھی ہونا چاہئے کہ اس ملت کے دبے ہوئے اور پسے ہوئے طبقوں کو پیشوائی اور وراثت اور اقتدار ملے- آقا و مولا اور بندہ و غلام کا فرق مٹ جائے اور عدل کا دور دورہ ہو- نفاذ اسلام کے دعوے اور وعدے کرنے والوں کو قرآن کی اس تعلیم کی تکمیل اور اطاعت کی بھی خصوصی فکر کرنی چاہئے اور اپنی ترجیحات میں اس کو بھی نمایاں مقام دینا چاہئے- اس زمانے میں جب تک آپ اپنے سامنے نفاذ اسلام کا ایک جامع اور ہمہ گیر اور متوازن تصور نہیں رکھیں گے آپ دین کے تمام تقاضوں کی تکمیل نہیں کر سکیں گے اور آپ کے اس دعوے میں وزن پیدا نہیں ہو سکے گا کہ آپ نے ملک میں اسلام نافذ کر دیا ہے-

(روزنامہ جنگ لاہور- 9 مئی 1998ء ص 10)

حق و باطل کی ٹکر

○ علامہ شمس الحق افغانی صاحب کے معارف قرآنیہ سے ایک اقتباس-

اگر دیکھا جائے تو حضور نبی کریم ﷺ کے زمانے سے لے کر آج تک حق و باطل کی آپس میں تین ٹکر ہوئی ہیں-

(1) بدر کے مقام پر حق و باطل کی پہلی ٹکر ہوئی- اس وقت ایمان اور عمل پورے اخلاص سے عروج پر تھا کہ پھر دنیا نے دیکھا کہ ہزاروں سال پرانی باطل کی عظیم سلطنتوں کو حق نے تباہ و برباد کر ڈالا حالانکہ اس وقت مسلمانوں کے پاس دنیاوی اسباب نہ ہونے کے برابر تھے، صرف قوت ایمان تھی-

(2) دوسری ٹکر 656ھ میں تاتاریوں سے ہوئی- اس وقت کچھ اسلامی اخلاق باقی تھے- مکمل طور پر اسلام کا وجود نہ تھا- مگر ان اسلامی اخلاق کی وجہ سے ان تاتاریوں میں سے مغل اور ترک عثمانی پیدا ہوئے-

(3) تیسری ٹکر برصغیر ہندوستان میں 1857ء میں ہوئی اس وقت نہ اسلام تھا اور نہ اسلامی اخلاق باقی تھے- پھر دیکھ لیا کہ آج تک مسلمان سنبھل نہ سکے- مسلمانوں کی ترقی کا راز صرف اور صرف اسلام پر عمل کرنے میں ہے-

(ماہنامہ الحق اکوڑہ خٹک مئی 98ء ص 14)

پوپ اور کفن

○ لندن (ریڈیو رپورٹ) اٹلی کے شمال میں موجود کفن جس کا رنگ پیلا پڑ چکا ہے اور اس پر خون کے دھبے اور داڑھی کے بالوں کے ایسے نقش ہیں جو حضرت عیسیٰ کی معروف شبیہ سے ملتے جلتے ہیں پاپائے روم نے اس کفن کی زیارت کی- بی بی سی کے مطابق یہ مقدس کفن چاندی کے ایک صندوقچے میں رکھا رہتا ہے کفن کی لمبائی چار میٹر ہے اور چوڑائی ایک میٹر سے کچھ زیادہ ہے سائنسدانوں نے یہ جاننے کے لئے دس سال قبل بہت سے تجربے کئے کہ یہ کفن کتنا پرانا ہے انہوں نے یہ اندازہ کیا کہ یہ تیرہویں صدی سے قبل کا نہیں ہے رومن کیتھولک کلیسا اس کفن کے بارے میں کوئی قطعی اور حتمی بات کہنے سے گریز کرتا رہا ہے پوپ نے بھی معاملے کی نزاکت کے پیش نظر بڑی احتیاط سے کام لیا- نہ تو انہوں نے ان لوگوں جیسی بات کی جو یہ کہتے ہیں کہ یہ کفن دو ہزار سال قبل بنایا گیا تھا اور نہ ہی انہوں نے ان لوگوں کی تائید کی جو اسے قرون وسطیٰ کی جعلسازی قرار دیتے ہیں قرون وسطیٰ میں کتنے ہی نام نہاد مقدس کفنوں کو یورپ میں قابل تعظیم قرار دیا جا چکا ہے-

(روزنامہ جنگ لاہور 26 مئی 1998ء)

★......★......★......★

سنا ہے تاج جس کے سر پہ ہو سلطان ہوتا ہے
کوئی دے، واجب التعمیل ہر فرمان ہوتا ہے
روا رکھتا ہے وہ سب آتش و آہن کے کس بل پر
خدا خود کو سمجھتا ہے مگر انسان ہوتا ہے
اسے کب یاد رہتا ہے اسے اک روز مرنا ہے
الاؤ کی طرح جلنا ہواؤں کی طرح چلنا
یہ طے ہے کہ رہِ غم سے ہمیں ہنس کے گزرنا ہے
(جمیل الرحمان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عالمی منظر

محمد محمود طاہر

سب سے بڑا اسلامی ملک

انڈونیشیا - ماضی و حال

اعداد و شمار ساڑھے تیرہ ہزار سے زائد جزائر پر بنی جنوب مشرقی ایشیا میں واقع ریپبلک آف انڈونیشیا' بیس کروڑ سے زائد نفوس پر مشتمل یہ ملک آبادی کے لحاظ سے دنیا کا سب سے بڑا اسلامی ملک ہے۔ دارالحکومت جکارتہ ہے اس کا رقبہ 1'904'570 مربع کلومیٹر یا 751'236 مربع میل ہے۔ اس کی حدود برونائی' ملائیشیا' پاپوانیوگنی سے ملتی ہیں۔

انڈونیشیا میں 90 فیصد آبادی مسلمان ہے اس کے علاوہ عیسائی اور ہندو مذہب کے لوگ ہیں۔ یہاں کا سکہ روپیہ ہے۔ سرکاری زبان انڈونیشین ہے اس کے علاوہ انگلش اور ڈچ بھی بولی جاتی ہیں۔ 250 سے زائد علاقائی زبانیں اور لب و لہجے انڈونیشیا میں موجود ہیں۔ چھ ہزار سے زائد جزائر آباد نہیں ہیں۔ یہ جزائر ایک طرف براعظم ایشیا اور دوسری طرف براعظم آسٹریلیا کے لئے پل کا کام دیتے ہیں۔ پانچ جزائر بڑے ہیں ان میں سماٹرا' جاوا' بورنیو' سلیبز اور مغربی نیوگنی شامل ہیں۔ انڈونیشیا کے پہاڑوں میں آتش فشاں بھی موجود ہیں۔ یہاں کا موسم گرم مرطوب ہے۔ مون سون کی ہونے والی بارشیں پورے انڈونیشیا کو سرسبز رکھنے کے لئے کافی ہیں۔ سطح سمندر سے بلند پہاڑی علاقوں میں ٹھنڈک ہوتی ہے۔

معیشت انڈونیشیا کی معیشت کا انحصار زراعت' جنگلات' معدنیات اور صنعت پر ہے۔ اہم پیداوار میں لکڑی' ربڑ' کافی' چائے' کوکو' ناریل' ساگودانہ' گنا' کساوا' شکرقندی' چاول اور مونگ پھلی شامل ہیں۔ معدنیات کی دولت سے بھی مالا مال ہے اہم معدنیات میں تیل' قدرتی گیس' نکل' تانبہ' قلعی' ٹن' سونا چاندی' لوہا شامل ہیں۔ دنیا کی ربڑ کی ضروریات یہی علاقہ پوری کرتا ہے۔

تاریخ انڈونیشیا کی تاریخ اور تہذیب بہت پرانی ہے۔ یہاں انسانی آبادی انتہائی قدیم دور سے موجود تھی۔ دور حاضر میں جو بعض ڈھانچے انڈونیشیا سے دریافت ہوئے ہیں ان کے متعلق ماہرین نسلیات کا خیال ہے کہ یہ گوریلا نما مخلوق کے ہیں اور یہ لاکھوں سال پرانی نسل ہے۔ پتھر کے زمانہ میں یہاں سیاہ فام بونے آباد تھے جو کہ قدیم آسٹریلوی باشندوں کے مشابہ تھے۔ آٹھ ہزار سال قبل یہاں بادامی رنگ کے مخلوط لوگ آباد ہوئے جن کا تعلق چین اور ہندوستان سے آنے والی نسل سے تھا۔

ہندو راج قدیم سے انڈونیشیا کا نام جزائر شرق الہند تھا جو ولندیزی (ڈچ) دور اقتدار میں ولندیزی جزائر شرق الہند (Netherlands East Indies) بھی کہلایا۔ آغاز سن عیسوی سے یہ علاقہ بدھ اور ہندو راہبوں کی آمد کی وجہ سے ان کے زیر اثر آیا۔ ہندوؤں کی ان جزائر میں آمد سے تاریخ کے ایک نئے دور کا آغاز ہوتا ہے۔ ہندو تجارت کی غرض سے ان جزائر تک پہنچے اور ان کی آمد کا سلسلہ ساتویں آٹھویں صدی تک جاری رہا۔ بدھ مت کے لوگ بھی ان میں شامل تھے۔ ان دونوں مذاہب کے پیروکاروں نے اپنے مذہب کو یہاں فروغ دیا اور پھیلایا۔ لیکن زیادہ مقبولیت ہندو مذہب نے اختیار کی اور یہ عام مذہب یہاں کا ہو گیا۔

مسلمانوں کی آمد مسلمانوں کی یہاں آمد تیرہویں صدی عیسوی سے شروع ہوئی عرب مسلمان تجارت کی غرض سے یہاں پہنچے۔ انہوں نے تجارت کے ساتھ ساتھ تبلیغ کے ذریعہ اسلام کو یہاں پھیلایا۔ تیرھویں صدی میں سماٹرا کی مسلم ریاست وجود میں آئی جب یہاں کا راجہ مسلمان ہو گیا اور ملک الصالح کے نام سے مشہور ہوا۔ اسلام بڑی تیزی سے یہاں کا مقبول ترین مذہب بن گیا اور آج یہاں 90% آبادی مسلمانوں کی ہے اور انڈونیشیا کو آبادی کے لحاظ سے سب سے بڑا مسلم ملک ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔

یوروپین کی آمد اب انڈونیشیا کی تاریخ نئے دور میں داخل ہوتی ہے جب یہاں یوروپی ممالک سے مختلف تجارتی کمپنیاں آنی شروع ہوئیں۔ دوسرے ایشیائی اور افریقی ممالک کی طرح یہاں بھی ان تجارتی کمپنیوں نے نہ صرف تجارت کی بلکہ ان علاقوں پر تسلط جما لیا۔ جزائر شرق الہند میں پرتگالی' ولندیزی (ڈچ)' برٹش اور سپینش لوگ مختلف اوقات میں آئے اور بعض علاقوں پر قابض رہے۔ اور قبضہ کا یہ سلسلہ موجودہ یعنی بیسویں صدی تک جاری رہا یہاں تک کہ انڈونیشیا نے آزادی حاصل کی۔

سولویں صدی عیسوی کے آغاز پر ہی پرتگیزی جزائر شرق الہند میں آئے۔ اس زمانے میں انڈونیشیا' چھوٹی چھوٹی ریاستوں میں تقسیم ہو چکا تھا۔ پرتگالیوں نے یہاں پہنچ کر بعض علاقوں پر قبضہ کر لیا اور اپنی حکومت بنائی۔ پرتگالیوں کے بعد سپینش' ڈچ اور برٹش آئے۔ سترہویں صدی میں ڈچ ایسٹ کمپنی نے آکر جلد ہی یہاں سے پرتگالیوں کو نکال دیا اور برٹش ایسٹ کمپنی کو بھی نکالنے میں کامیاب رہی۔ ڈچ ایسٹ کمپنی نے یہاں تجارتی مراکز بنائے اور سترہویں صدی کے اختتام تک ڈچ ایسٹ کمپنی یہاں کی سب سے مضبوط طاقت بن گئی۔ 1798ء میں ڈچ ایسٹ کمپنی کے خاتمہ سے یہ علاقہ براہ راست ولندیزی حکومت کے ماتحت آگیا کیونکہ 1795ء میں ہالینڈ میں جمہوری حکومت قائم ہوئی تو کمپنی کو توڑ دیا گیا۔ (جیسا کہ برصغیر میں ایسٹ انڈیا کمپنی کی جگہ ہندوستان براہ راست برطانوی اقتدار کے ماتحت آگیا تھا) اور انڈونیشیا ولندیزی جزائر شرق الہند Netherlands East Indies کے نام سے موسوم ہوا۔

1811ء سے 1815ء کے مختصر عرصہ تک یہاں انگریز قابض ہو گئے اور عارضی طور پر ولندیزی حکومت ختم ہو گئی جو جلد ہی دوبارہ اقتدار میں آ گئے۔ جنگ عظیم دوم کے دوران 1942-45ء تک انڈونیشیا' جاپان کے قبضہ میں آگیا۔ جاپان کو شکست کی وجہ سے دوبارہ 1945ء میں ولندیزی حکومت قائم ہو گئی۔ لیکن جلد ہی انڈونیشیا نے ہالینڈ سے آزادی حاصل کر لی اور ولندیزی اقتدار کا خاتمہ ہو گیا۔

تحریک آزادی کا آغاز انڈونیشیا میں تحریک آزادی کا آغاز بیسویں صدی کے آغاز سے ہی ہوتا ہے۔ انڈونیشیا کے پہلے صدر سکارنو کی زیر قیادت اس تحریک کا آغاز 1907ء میں ہوا۔ حریت پسندوں نے جزائر شرق الہند کا نام 1921ء میں بدل کر انڈونیشیا رکھ دیا۔ (اس سے قبل 1844ء میں ایک جرمن ماہر پروفیسر باسٹن نے اس کو انڈونیشیا کا نام دیا تھا مگر یہ نام عام نہ ہو سکا تھا۔ انڈونیشیا' دو یونانی الفاظ کا مرکب ہے جس کے معنی سمندر اور جزائر ہیں) 1927ء میں انڈونیشین نیشنلسٹ پارٹی P.N.I بنی جس کی قیادت صدر سکارنو نے کی۔

جنگ عظیم دوم- اہم موڑ جنگ عظیم دوم نے انڈونیشیا کی آزادی میں اہم کردار کیا ہے۔ ویسے بھی یہ وہ دور ہے جس دور میں دنیا کے بہت سے ممالک کو آزادی ملی اور پوری دنیا مشرقی اور مغربی بلاک یا سوشلزم اور سرمایہ دارانہ نظام میں تقسیم ہو گئی تھی۔ جنگ عظیم دوم کے دوران انڈونیشیا میں تحریک آزادی اپنے عروج پر پہنچ گئی تھی۔

14- اگست 1945ء کو جاپان کو اتحادیوں سے شکست ہوئی اور انڈونیشیا اتحادیوں کے قبضہ میں آگیا۔ صرف تین دن بعد 17- اگست کو حریت پسند انڈونیشین راہنماؤں نے انڈونیشیا کی آزادی کا اعلان کر دیا۔

کئی سخت مراحل سے گزرنے کے بعد بالآخر 27 دسمبر 1949ء کو انڈونیشیا ایک آزاد ملک کی حیثیت سے دنیا کے نقشے پر ابھرا۔ جکارتہ دارالحکومت' سکارنو صدر اور محمد حتہ وزیر اعظم مقرر ہوئے۔

آزادی کے بعد انڈونیشیا میں 1955ء میں پارلیمنٹ کے انتخابات ہوئے۔ 1960ء میں صدر سکارنو نے پارلیمنٹ توڑ دی اور ایک نیا قانون بنایا جس کے تحت سکارنو تاحیات صدر بن گئے۔ اس اقدام سے ان کے کئی ساتھی ناراض اور علیحدہ ہو گئے۔

روس نے امداد کے بہانے انڈونیشیا میں موجود اشتراکیوں کو ابھارا۔ ستمبر 1965ء میں اشتراکیوں نے حکومت پر قبضہ کرنے کی کوشش بھی کی لیکن فوج نے اس بغاوت کو کچل دیا۔ اور لاکھوں اشتراکی ہلاک کر دیئے گئے۔ ان حالات کے پیش نظر فوج نے سکارنو کے اختیارات سلب کر لئے۔ اور سکارنو کا اقتدار کم ہونے لگا۔ 5- جولائی 1966ء کو انڈونیشیا کی مشاورتی کانگرس نے سکارنو کی تاحیات صدارت منسوخ کر کے خاص حالات میں جنرل سہارتو کو قائم مقامی کا مجاز بنا دیا۔ کمیونسٹ پارٹی کو غیر قانونی قرار دے دیا گیا۔ مارچ 1967ء کو سکارنو کو معزول کر دیا گیا اور سہارتو نے اقتدار سنبھال لیا۔ اگلے سال سہارتو کو پانچ سال کے لئے انڈونیشیا کا صدر چن لیا گیا اور پھر چناؤ کا یہ سلسلہ تیس سال تک جاری رہا۔

سہارتو کا اقتدار اور علیحدگی صدر سہارتو جو 8 جون 1921ء کو جاوا میں ایک کسان کے گھر پیدا ہوئے۔ ولندیزی دور اقتدار میں فوجی تربیت حاصل کی۔ آزادی پسند لیڈر سکارنو کی کمان میں چلے گئے۔ پھر سکارنو کے آخری دور میں اشتراکی بغاوت کے دوران سہارتو نے لاکھوں کمیونسٹ ہلاک کئے۔ اور 1967ء میں اقتدار سنبھال لیا۔ ان کے دور اقتدار میں انڈونیشیا میں صنعتوں کا جال بچھ گیا۔ معاشی لحاظ سے بہت ترقی کی۔ لیکن 1997ء میں انڈونیشیا میں معاشی بحران شروع ہو گیا۔ روپے کی قدر میں غیر معمولی کمی واقع ہو گئی جس سے عام شہری کی معاشی زندگی پر بد اثرات پڑے۔ مارچ 1998ء میں سہارتو ساتویں بار صدر چن لئے گئے۔ لیکن اس بار عوام خصوصاً طلبہ سڑکوں پر آگئے اور بالآخر 21 مئی 1998ء کو 76 سالہ سہارتو کے 31 سالہ طویل اقتدار کا خاتمہ ہو گیا کیونکہ انہوں نے عوامی دباؤ میں آکر استعفیٰ دے دیا اور اپنے قریبی ساتھی یوسف حبیبی کو صدر مقرر کر دیا۔

انڈونیشیا میں احمدیت 1925ء کی بات ہے جب مولانا رحمت علی خان صاحب قادیان سے جزائر شرق الہند (انڈونیشیا) پہنچے اور وہاں جماعت کا قیام عمل میں آگیا۔ پس منظر یہ ہے کہ چار انڈونیشین طالب علم مولوی ابوبکر ایوب صاحب' مولوی احمد نور الدین صاحب' مولوی ذہنی دھلان صاحب اور حاجی محمود صاحب حصول علم کے لئے لکھنؤ پہنچے۔ یہاں سے لاہور آئے اور جماعت کا تعارف ہوا۔ اگست 1923ء میں قادیان پہنچے۔ یہاں ان کی دینی تعلیم کا انتظام ہو گیا اور وہ جماعت میں داخل ہو گئے۔ ساتھ خط و کتابت سے انڈونیشیا میں اپنے عزیز و اقارب کو احمدیت سے تعارف کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی جب سفر یورپ سے 1924 میں واپس آئے تو 29- نومبر 1924ء کو ان انڈونیشی طلبہ نے حضرت صاحب کے اعزاز میں دعوت کی۔ اس تقریب میں انہوں نے حضرت صاحب سے اپنے ممالک تشریف لے جانے کی استدعا بھی کی۔ حضرت صاحب نے وعدہ فرمایا کہ جلد ہی میں یا میرا نمائندہ آپ کے ملک میں جائے گا۔ چنانچہ آپ نے مولانا رحمت علی خان صاحب کو انڈونیشیا کا پہلا مربی مقرر فرمایا۔ مولوی صاحب 25- اگست 1925ء کو قادیان سے روانہ ہوئے اور ستمبر میں سماٹرا پہنچے وہاں جماعت کا قیام عمل میں آگیا اور مربیان کی انڈونیشیا روانگی کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ اب خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ انڈونیشیا میں مستحکم بنیادوں پر قائم ہے۔

(تاریخ احمدیت جلد 5 ص 514'515)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے خاص خاص پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

ہفتہ 6- جون 1998ء

12-40 رات۔ چلڈرنز کارنر۔ حضرت صاحب کے ساتھ کلاس۔
1-10 رات۔ طبی معاملات۔ ورزش۔
1-40 رات۔ خطبہ جمعہ دوبارہ۔
4-30 صبح۔ چلڈرنز کارنر حضرت صاحب کے ساتھ کلاس۔
5-00 صبح۔ لقاء مع العرب۔
6-30 صبح۔ خطبہ جمعہ دوبارہ۔
7-20 صبح۔ اردو کلاس۔
8-25 صبح۔ کمپیوٹر سب کے لئے
9-00 صبح۔ حضرت صاحب کی ملاقات۔
10-45 صبح۔ چلڈرنز کارنر۔ حضرت صاحب کے ساتھ کلاس۔
11-20 صبح۔ سرائیکی پروگرام۔ خطبہ جمعہ 97-10-24 سرائیکی ترجمہ۔
12-20 دوپہر۔ طبی معاملات۔ ورزش۔
1-15 دوپہر۔ لقاء مع العرب۔
2-20 دوپہر۔ اردو کلاس۔
3-25 دوپہر۔ ڈاکومنٹری۔ فوٹوگرافی حصہ سوئم۔
4-35 سہ پہر۔ سویڈش زبان سیکھئے۔
6-55 سہ پہر۔ بچوں کی ملاقات۔
8-00 رات۔ لقاء مع العرب۔
10-25 رات۔ اردو کلاس۔

☆......☆......☆......☆

اتوار 7- جون 1998ء

12-30 رات۔ آپ کا خط ملا۔
1-05 رات۔ مجلس سوال و جواب۔ ڈچ احباب کے ساتھ 98-5-2
2-35 رات۔ بچوں کی کلاس۔ حضرت صاحب کے ساتھ۔ 98-6-6
3-40 رات۔ سویڈش زبان سیکھئے۔
4-50 صبح۔ چلڈرنز کارنر۔ واقفین نو کا پروگرام۔
5-20 صبح۔ لقاء مع العرب 98-6-3
7-00 صبح۔ اردو کلاس۔
8-05 صبح۔ سویڈش زبان سیکھئے۔
8-30 صبح۔ احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی۔ تقریر۔
8-50 صبح۔ بچوں کی کلاس۔ حضرت صاحب کے ساتھ 98-6-6
10-35 صبح۔ خطبہ جمعہ 98-6-5
11-40 دوپہر۔ مجلس سوال و جواب۔ ڈچ احباب کے ساتھ 98-5-2
1-15 دوپہر۔ لقاء مع العرب۔
2-25 دوپہر۔ اردو کلاس۔ 98-6-5
3-30 دوپہر۔ آپ کا خط ملا۔
4-40 سہ پہر۔ چینی زبان سیکھئے۔

7-10 شام۔ انگریزی بولنے والے احباب کی ملاقات۔ حضرت صاحب کے ساتھ۔
8-15 رات۔ لقاء مع العرب۔
10-30 رات۔ اردو کلاس۔

☆......☆......☆......☆

پیر 8- جون 1998ء

12-35 رات۔ چلڈرنز کارنر۔ بچوں کی ورک شاپ۔
1-00 رات۔ درس القرآن 97-2-1
2-20 رات۔ احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی۔ تقریر۔
2-55 رات۔ چینی زبان سیکھئے۔
3-30 رات۔ ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن ڈاکومنٹری۔
4-50 صبح۔ چلڈرنز کارنر۔ بچوں کی ورک شاپ۔
5-10 صبح۔ لقاء مع العرب۔
7-00 صبح۔ اردو کلاس۔
8-20 صبح۔ چینی زبان سیکھئے۔
8-55 صبح۔ انگریزی بولنے والے احباب کے ساتھ ملاقات۔
10-50 صبح۔ چلڈرنز کارنر۔ بچوں کی ورک شاپ۔
11-10 دوپہر۔ درس القرآن۔ 97-2-1
12-40 دوپہر۔ احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی۔ تقریر۔
1-15 دوپہر۔ لقاء مع العرب۔
2-20 دوپہر۔ اردو کلاس۔
3-30 دوپہر۔ سپورٹس۔ والی بال فائنل 1997ء۔
4-35 سہ پہر۔ نارویجین زبان سیکھئے۔
7-05 شام۔ ہومیوپیتھی کلاس۔
8-10 رات۔ لقاء مع العرب۔
10-20 رات۔ اردو کلاس۔
10-45 رات۔ بچوں کی کلاس۔ بیلجیئم میں۔

☆......☆......☆......☆

منگل 9- جون 1998ء

12-40 رات۔ چلڈرنز کارنر۔ حضرت صاحب سے ملاقات۔
1-10 رات۔ روحانی خزائن۔
1-40 رات۔ احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی۔ سیدہ صبیحہ بیگم کے متعلق گفتگو۔
2-10 رات۔ ہومیوپیتھی کلاس۔
3-20 رات۔ نارویجین زبان سیکھئے۔
4-50 صبح۔ چلڈرنز کارنر۔ ملاقات۔
5-20 صبح۔ لقاء مع العرب۔
6-20 صبح۔ سپورٹس والی بال فائنل 1997ء
6-50 صبح۔ اردو کلاس۔
7-15 صبح۔ چلڈرنز کارنر بچوں کی کلاس بیلجیئم میں۔
8-10 صبح۔ نارویجین زبان سیکھئے۔
8-40 صبح۔ ایک مختصر ڈاکومنٹری۔
8-55 صبح۔ ہومیوپیتھی کلاس۔
10-50 صبح۔ چلڈرنز کارنر۔ ملاقات۔
11-20 دوپہر۔ پشتو پروگرام۔ خطبہ جمعہ 96-11-8
12-15 دوپہر۔ روحانی خزائن۔
12-50 دوپہر۔ لقاء مع العرب۔
1-55 دوپہر۔ اردو کلاس۔
2-20 دوپہر۔ چلڈرنز کارنر۔ بچوں کی کلاس۔ بیلجیئم میں۔
3-15 دوپہر۔ طبی معاملات۔
4-35 سہ پہر۔ فرنچ زبان سیکھئے۔

☆......☆......☆......☆

اطلاعات و اعلانات

ولادت

○ مکرم برہان احمد ظفر صاحب ابن مکرم حمید احمد ظفر صاحب لاہور کو اللہ تعالیٰ نے بیٹے کی نعمت سے نوازا ہے۔ بچے کا نام ریحان احمد تجویز ہوا ہے۔ نومولود حضرت شیخ محمد احمد مظہر صاحب کا پڑپوتا اور مکرم شیخ منیر الدین صاحب آف بہاولنگر کا نواسا ہے۔

اسی طرح مکرم بدر منیر الدین صاحب کو اللہ تعالیٰ نے بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود مکرم حمید احمد ظفر صاحب لاہور کا نواسہ اور مکرم شیخ منیر الدین صاحب آف بہاول نگر کا پوتا ہے۔ بچے کا نام عاشر احمد تجویز ہوا ہے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان بچوں کو نوازے اور دونوں خاندانوں کے لئے بابرکت کرے۔

درخواست دعا

○ مکرم محمد عبدالستار صاحب لیکچرار اسسٹنٹ بیالوجی تعلیم الاسلام کالج ربوہ فضل عمر ہسپتال کے شعبہ عارضہ قلب کے وارڈ C.C.U سے فارغ ہو کر گھر واپس آ گئے ہیں لیکن ابھی تک دائیں بازو کے عضلات میں اور دائیں ٹانگ کے عضلات میں شدید درد ہونے کی وجہ سے بیمار ہیں اور چلنے پھرنے سے قاصر ہیں۔

○ مکرم شریف احمد خان صاحب دارالعلوم وسطی ربوہ کا گزشتہ ماہ فیصل آباد میں بازو میں رسولی کا کامیاب اپریشن ہوا ہے۔

○ محترمہ امتہ الحفیظ صاحبہ اہلیہ رانا شریف احمد خان صاحب لمبا عرصہ سے جوڑوں کی دردوں میں مبتلا ہیں اب تکلیف بڑھ گئی ہے۔

○ مکرم شیخ عبدالقدیر صاحب دھوبی گھاٹ فیصل آباد بیمار ہیں۔

○ مکرم محمد علی صاحب کا اپریشن ہوا تھا۔ ابھی تک بستر پر ہیں تکلیف میں ہیں۔

اللہ اپنے فضل سے ان سب کو شفا عطا فرمائے۔

نمایاں کامیابی

○ عزیزہ حبتہ الوحید بنت مکرم پروفیسر عبدالجلیل صادق صاحب مڈل سٹینڈرڈ کے امتحان میں 763/875 نمبر حاصل کر کے اپنے سکول پروگریسو پبلک سکول سرگودھا میں اول آئی ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ کامیابی مبارک فرمائے اور آئندہ بھی بیش از بیش ترقیات اور کامیابیوں سے نوازتا رہے۔

مجلس نابینا کا اجلاس

○ مجلس نابینا ربوہ نے مورخہ 31- مئی بروز اتوار لائبریری میں یوم امامت کے سلسلہ میں ایک اجلاس منعقد کیا۔ جس میں اجلاس کی کارروائی تلاوت کلام الہیٰ سے ہوئی۔ اس کے بعد داؤد احمد نے نظم پڑھی بعدہ مکرم محمد الیاس اکبر صاحب، پروفیسر خلیل احمد صاحب اور حافظ محمد ابراہیم صاحب نے امامت کی اہمیت پر تقاریر کی۔ دعا پر اجلاس کا اختتام ہوا۔

اعلان داخلہ

○ نیشنل یونیورسٹی آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی (N U S T) نے مندرجہ ذیل بیچلرز پروگرام میں داخلہ کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں۔

1۔ الیکٹریکل (ٹیلی کام) 2۔ کمپیوٹر سسٹم۔ 3۔ میکاٹرانکس۔ 4۔ میکینکل۔ 5۔ ایروپیس۔ 6۔ Avionics۔ 7۔ سول۔ 8۔ M B B s۔ 9۔ B D S۔

کم از کم تعلیمی معیار Fsc ہونا لازمی ہے۔ فارم وغیرہ 500 روپے کے عوض ادارہ واقع تمیز الدین روڈ۔ لال کرتی راولپنڈی چھاؤنی۔ فون نمبر 566873 یا 530 روپے کا بینک ڈرافٹ / منی آرڈر ارسال کر کے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

(نظارت تعلیم)

مخیر احباب کی خدمت میں ضروری گذارش

شعبہ امداد طلبا اس وقت انتہائی اعانت کا محتاج ہے۔ تعلیم کے بڑھتے ہوئے اخراجات کی وجہ سے اس شعبہ کے وظائف بہت بڑھ گئے ہیں۔ اس کے لئے احباب جماعت سے گزارش ہے کہ تعلیم جو کہ وقت کی ایک اہم ضرورت ہے کے لئے زیادہ سے زیادہ عطیات و صدقات شعبہ امداد طلباء کے لئے بھجوائیں تاکہ ضرورت مند طلباء کی حسب ضرورت امداد کی جاسکے۔

امید ہے تمام مخیر احباب اس کار خیر میں زیادہ سے زیادہ حصہ لیں گے۔ یہ رقم بد امداد طلباء خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع کروا سکتے ہیں۔ براہ راست نگران امداد طلباء معرفت نظارت تعلیم کو بھی یہ رقوم بھجوائی جا سکتی ہیں۔

(نگران امداد طلباء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ 4: جون۔1998ء
درجہ حرارت کم از کم 29 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 40 درجے سنٹی گریڈ

5جون غروب آفتاب	7-14
6جون طلوع آفتاب	5-00

عالمی خبریں

مسئلہ کشمیر پر پاکستان نے جاپان کی ثالثی قبول کرلی ہے۔اس سلسلہ میں جاپانی سفیر نے وزیراعظم میاں نواز شریف اور سیکرٹری امور خارجہ سے ملاقاتیں کی ہیں۔وزیراعظم نے جاپانی سفیر کو ایٹمی دھماکوں پر اپنے موقف سے بھی آگاہ کیا۔

وزیراعظم میاں نواز شریف نے ایک امریکی روزنامے کو انٹرویو دیتے ہوئے کہاہے کہ بھارت نے ایٹمی ہتھیاروں کی دوڑ شروع کی ہے مسئلہ کشمیر حل ہونے تک پاک بھارت کشیدگی برقرار رہے گی۔اور جنوبی ایشیاء میں جنگ کے بادل منڈلاتے رہیں گے۔

امریکی ذرائع ابلاغ نے چھ نیوکلیائی تجربات سے قبل پاکستان کی ایٹمی تنصیبات اور بھارتی حملوں کے بارے میں رپورٹیں شائع کی ہیں جن میں بتایا گیا ہے کہ 27 مئی کو بھارتی اڈوں پر اسرائیلی طیارے میزائلوں اور راکٹوں سے لیس حکم کے منتظر تھے۔پاکستان نے جس انداز سے ایٹمی تنصیبات پر بھارتی اور اسرائیلی حملہ کے خطرہ میں شور مچایا اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ پاکستان کی اطلاعات درست تھیں اور پاکستان بھی ایٹمی ہتھیاروں سے بھارت پر جوابی حملہ کے لئے تیار تھا۔پاکستان نے ایم 11 میزائلوں کو بھی ایٹمی ہتھیاروں سے لیس کرلیا تھا۔اب اسرائیل صاف مکر گیا ہے۔امریکہ میں مقیم اسرائیلی سفیر پاکستانی سفیر کے پاس جاکر قسمیں کھاتے رہے کہ اسرائیلی طیارے بھارت نہیں گئے۔

چین کے صدر جیانگ زیمن نے کہاہے کہ بھارتی ایٹمی پروگرام کاہدف صرف چین اور پاکستان ہیں۔جنوبی ایشیا میں کشیدگی کی تمام ذمہ داری بھارت پر ہے۔پاکستان اور چین کے درمیان ایٹمی تعاون صرف پرامن مقاصد کے لئے ہے۔پاکستان کو اپنی سلامتی کے لئے مجبوراً دھماکے کرنے پڑے۔

واشنگٹن پوسٹ نے امریکی خفیہ اداروں کے حوالہ سے بتایا ہے کہ پاکستان ایٹمی توانائی کمیشن کے سائنس دان ڈاکٹر ثمر مبارک کا شاہین میزائیلوں کا دعویٰ بوگس ہے۔ان میزائلوں کا کوئی وجود نہیں۔رپورٹ کے مطابق ڈاکٹر ثمر مبارک نے دعویٰ کیا تھا کہ پاکستان نے 435 میل رینج کا حامل میزائل تیار کرلیا ہے۔جو نیوکلیائی وار ہیڈ لے جانے کی صلاحیت رکھتاہے نیز اس سے بھی زیادہ رینج کا میزائل شاہین نمبر2 ایک دو ماہ تک تجربہ کے لئے تیار ہوگا جس کی رینج 1250 میل ہوگی۔

بھارتی فوج رات بھر سرحدی چوکیوں پر بلا اشتعال مارٹر توپوں سے گولے برساتی رہی۔پاک فوج نے بھی جواباً بھرپور گولے برسائے۔کسی جانی نقصان کی اطلاع نہیں ملی۔

امریکہ کے قونصل جنرل مقیم لاہور جعفری ہائٹ نے کہا ہے کہ پاکستان پر پابندیوں کے باعث خود امریکہ کو بھی نقصان ہوگا۔

نئی دہلی میں پاکستانی ہائی کمیشن پر 60 نقاب پوشوں نے حملہ کرنے کی کوشش کی۔ہائی کمیشن میں داخل ہو کر توڑ پھوڑ کی۔پاکستانی دھماکوں کے خلاف نعرے لگائے۔حملہ آوروں کو پولیس نے گرفتار کرلیا ہے۔

ترکی میں اسلام پسند طلبہ تعلیمی اداروں میں داخلہ نہیں لے سکیں گے۔طالبات کو سکارف اور طلباء کو داڑھی کے بغیر تصاویر جمع کرانا اور تمام تعلیمی عرصہ میں اسی حالت میں رہنے کا حلف نامہ دینا ہوگا۔ڈسپلن کی خلاف ورزی کرنے والوں کو فوراً تعلیمی اداروں سے نکال دیا جائے گا۔

ملکی خبریں

وزیرخزانہ سرتاج عزیز نے کہاہے کہ پاکستان پر پابندیاں زیادہ طویل نہیں ہوں گی۔ان کا مجموعی اثر بھی کنٹرول میں رہے گا عالمی برادری کے اہم ارکان تسلیم کرچکے ہیں کہ پابندیوں سے مطلوبہ مقاصد حاصل نہیں ہوں گے۔

امریکی حکومت نے عبوری حکم کے ذریعہ پاکستان پر پابندیاں نرم کردی ہیں۔پابندیوں کے باوجود امریکی کمپنیاں پاکستان اور بھارت کو برآمدات جاری رکھ سکیں گی۔میزائل ٹیکنالوجی اور سپر کمپیوٹر فروخت نہیں کئے جاسکیں گے۔دفاعی اداروں کو امریکی سامان برآمد نہیں ہوگا۔

ڈاکٹر عبدالقدیر خان کو وزیراعظم محمد نواز شریف نے مشورہ دیا ہے کہ آپ کو کسی تنازعہ میں الجھنے کی ضرورت نہیں۔وزیراعظم نے ڈاکٹر اشفاق سے گفتگو کرتے ہوئے کہا ہے کہ ایٹمی دھماکہ ٹیم ورک کا نتیجہ تھا۔اور ان کی کامیابی سائنس دانوں اور انجینئروں کی پوری ٹیم کی مرہون منت ہے۔ڈاکٹر قدیر اور ان کی ٹیم کے ارکان کی کردار کشی برداشت نہیں کی جائے گی۔

لاہور ہائی کورٹ بار ایسوسی ایشن نے ملک میں ایمرجنسی کا نفاذ غیرضروری قرار دے دیا ہے۔اور کہا ہے کہ بنیادی حقوق معطل کرنے کا صدارتی فرمان واپس لیا جائے۔

محترمہ بے نظیر بھٹو کے ترجمان نے کہاہے کہ سوئس عدالت نے بھٹو فیملی کے کسی رکن پر فرد جرم نہیں لگائی نہ کوئی چالان پیش ہوا اور نہ فریق بنایا گیا ہے۔انہوں نے کہاکہ پاکستان کے اندر جو کچھ ہو رہا ہے غیر ملکی عدالت کو اس کا علم نہیں۔ہم نے پاکستان کی ملکیت سے ایک ڈالر بھی نہیں لیا۔سوئس حکام حکومت پاکستان کی مدد کر رہے ہیں۔انہیں شناخت نہیں کہ ہم جمہوریت پسند اور نواز شریف مارکوس ہیں۔

پاکستان اٹیمی طاقت کیسے بنا

○ پاکستان نے ایٹمی تجربات کے لئے بلوچستان کے ضلع چاغی کا انتخاب کیا ضلع چاغی اور ضلع خاران کے درمیان راسکوہ کا پہاڑی سلسلہ دونوں اضلاع کے درمیان ضلعی حدود کا تعین کرتا ہے۔راسکوہ کے دامن میں جو خاران ضلع میں ہے۔کئی برس سے ضروری انتظامات کا سلسلہ جاری تھا تاہم ایٹمی تجربات راسکوہ کے دوسری جانب ضلع چاغی کے علاقے میں کئے گئے۔دالبندین (ضلع چاغی) سے تقریباً 80 کلو میٹر اور چھتر اور رائیو (Raio) کے علاقے میں یہ تجربات ہوئے۔اس علاقے کو مکمل طور پر سیل کر دیا گیا تھا فوج اور فرنٹیئر کور نے علاقے کو محاصرے میں لے رکھا تھا اور ملکی و غیر ملکی صحافیوں سمیت کسی کو اس علاقے میں جانے کی اجازت نہیں تھی۔شنید ہے کہ ایٹمی تجربات جمعہ 29 مئی کو ہونے تھے لیکن بھارت اور اسرائیل کی جانب سے پاکستان کی ایٹمی تنصیبات پر امکانی حملے کے خطرے کے پیش نظر یہ کام ایک دن قبل جمعرات 28 مئی کو کر دیا گیا۔پہلا ایٹمی دھماکہ دوپہر تین بج کر 17 منٹ پر ہوا جبکہ آخری دھماکہ پانچ بج کر 27 منٹ پر ہوا (اس کے دو دن بعد 30 مئی کو چھٹا دھماکہ کیا گیا۔پہلے دھماکے جس مقام پر کئے گئے تھے اس سے تقریباً ایک سو کلو میٹر دور چھٹا دھماکہ کیا گیا) وزیراعظم میاں نواز شریف نے جمعرات کو شام چھ بجے قوم سے خطاب کرتے ہوئے بتایا کہ پاکستان نے پانچ کامیاب ایٹمی دھماکے کئے ہیں۔ایٹمی تجربات سے تابکاری اثرات نہیں ہوں گے۔تاہم اطلاع کے مطابق اس علاقے میں لوگوں کو کچھ عرصہ تک زیر زمین پانی نہ پینے کی ہدایت کی گئی ہے اور پینے کے لئے پانی کی فراہمی کے متبادل انتظامات کئے گئے ہیں۔جہاں ایٹمی تجربات کئے گئے ہیں۔وہ جگہ کوئٹہ سے تقریباً چار سو کلو میٹر دور ہے۔ایٹمی دھماکوں سے کوئی عمارت نہیں گری البتہ چند مکانات کی دیواروں میں دراڑیں پڑ گئی ہیں۔

(روزنامہ نوائے وقت لاہور 3/جون 1998ء قومی افق)

بلوچستان میں ایٹمی دھماکے کرنے کے نتیجہ میں سیاسی بحران پیدا ہو جانے سے بلوچستان اسمبلی ٹوٹنے کا خطرہ ہے۔تحریک عدم اعتماد پر دستخط کردیئے گئے ہیں۔جو کسی بھی وقت جمع کروائی جاسکتی ہے۔

کراچی میں گزشتہ روز بوری میں بند سات نعشیں ملی تھیں۔اب مزید چھ افراد کو ہلاک کردیا گیا ہے۔کراچی کے علاقہ لیاقت آباد میں صورتحال کشیدہ ہے۔وہاں تجارتی مراکز اور دوکانیں بند رہیں۔

وفاقی کابینہ کے فیصلہ کے مطابق جو سالانہ چھٹیاں ختم کی گئی ہیں ان میں یکم مئی' 11 ستمبر' 9 نومبر' 6 ستمبر' جمعۃ الوداع' عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کی ایک ایک چھٹی شامل ہے۔

ایم کیو ایم کے قائد الطاف حسین نے وزیراعظم نواز شریف کو ایٹمی دھماکے کرنے پر بذریعہ فون مبارکباد دی ہے۔

سٹیٹ بینک نے بیرون ملک جانے والوں کے لئے زرمبادلہ کی سہولتوں کا اعلان کیا ہے۔اور کہا ہے کہ بھارت' افغانستان اور بنگلہ دیش جانے والوں کو فی کس 100 ڈالر زرمبادلہ دیا جائے گا۔جبکہ دیگر ممالک کے لئے 50 ڈالر یومیہ فی کس کی شرح سے زیادہ سے زیادہ 2100 ڈالر فراہم کئے جائیں گے نجی دوروں کی شکل میں پاسپورٹ کے صفحات 2'3 کی کاپیاں مہیا کرنی ہوں گی۔

دوا ایک وسیلہ ہے اور شفاء عطیہ خداوندی ہے
ایٹمی تابکاری کے اثرات سے بچنے کیلئے
اور تابکاری کے شکار مریضوں کا آزمودہ علاج
ریڈیم برومیٹم Radium Bromatum (CM)
کارسی نوسینم Carcinosinum (CM)
پیکنگ 10ml شواب طرز کی شیشی سیل بند یا چار ڈرام ٹکیوں میں قیمت 10/-
طریقہ استعمال عام طور پر 4-1 گولیاں یا 3-1 قطرے فی خوراک (عمر کے مطابق)
(دونوں دوائیوں میں ایک ہفتہ کا وقفہ بہتر ہے)
تشخیص علاج ادویات
ہومیو پیتھک ادویات و علاج کیلئے بااعتماد نام
عزیز ہومیو پیتھک
کلینک اینڈ سٹور گولبازار ربوہ فون 212399
خصوصی رعایت کیساتھ

خوشخبری
ہم زمین
وفاقی کالونی لاہور
میں 3 اور 5 مرلہ کے پلاٹ برائے فروخت
تمام سہولیات موجود' مناسب دام
SES 786 ASSOCIATES
رابطہ
زبیر خان 0300-471793

SUZUKI Sales Service Parts
تمام سوزوکی گاڑیاں
کنٹرول ریٹ پر حاصل کریں
SUNDAY OPEN
MINI MOTORS
AUTHORISED A. CLASS DEALERS OF
PAK SUZUKI MOTOR CO. LTD.
54 - Industrial Area, Gulberg III, Lahore. Tel. 5712119-877864